## غزل

'غزل'عربی کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں محبوب سے باتیں کرنا،عورتوں سے باتیں کرنا۔وہ شاعری جےغزل کہتے ہیں اس میں بنیادی طور پرعشقیہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔لیکن آ ہستہ آ ہستہ غزل میں دوسر مضامین بھی داخل ہوتے گئے ہیں اور آج یہ کہا جاسکتا ہے کہ غزل میں تقریباً ہر طرح کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غزل اُردوکی سب سے مقبول صعنبِ خن ہے۔غزل کا ہرشعرعام طور پرا پنے مفہوم کے اعتبار سے کممل ہوتا ہے۔

جس طرح غول میں مضامین کی قیر نہیں ہے اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرر نہیں۔ یوں تو غزل میں عموماً پانچ یا سات شعر ہوتے ہیں ، لیکن بعض غز لوں میں زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ مجھی بھی ایک ہی بحر، قافیے اور ردیف میں شاعرا یک سے زیادہ غزلیں کہددیتا ہے۔اس کو دوغزلۂ، 'سے غزلۂ،' چہارغزلۂ کہا جاتا ہے۔

کسی غزل کے اگرتمام شعرموضوع کے لحاظ سے آپس میں یکساں ہوں تواسے غزلِ مسلسل کہتے ہیں اور اگر شاعر غزل کے اندر کسی ایک مضمون یا تجربے کوایک سے زیادہ اشعار میں بیان کہتے ہیں۔
کر بے تواسے قطعہ اور ایسے اشعار کوقطعہ ہند کہتے ہیں۔

غزل کا پہلاشعر جس کے دونوں مصر عے ہم قافیہ ہوں 'مطلع' کہلاتا ہے۔ مطلع کے بعد والا شعر زیبِ مطلع' یا دھسِ مطلع ' کہلاتا ہے۔ غزل میں ایک سے زیادہ مطلع ہیں۔ انھیں مطلع ٹانی (دوسرا) مطلع ثالث (تیسرا) کہاجاتا ہے۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعرا پناتخلص استعال کرتا ہے 'مقطع' کہلاتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر 'بیت الغزل' یا' شاہ بیت' کہلاتا ہے۔ جس غزل میں ردیف نہ ہوا ورصرف قافیے ہوں ، اس کو نیمر مرد ف غزل' کہتے ہیں۔



## خواجه مير در د

(1785 - 1721)

سیّد خواجہ میر نام، دَرَدُخُلُص تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب خواجہ بہاء الدّین نقشبندی سے ماتا ہے۔ اسی نسبت سے دَرَد کونصوّف ورثے میں ملا۔ ان کے بزرگ بخارا سے آکر د تی میں آباد ہوگئے تھے۔

دَرَد نے اسپنے والد خواجہ محمد ناصر عند لیّب سے تعلیم حاصل کی ۔ دَرَد کی طبیعت میں سادگی اور قناعت پسندی بہت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ د تی کی نتاہی کے زمانے میں، جب کہ اکثر شعرا دوسری ریاستوں کا رُخ کررہے تھے، دَرَد نے د تی سے باہر جانا گوارانہ کیا اور اسی شہر میں زندگی گزار دی۔ وہ خود دار طبیعت کے مالک تھے۔ انھوں نے کسی امیر یابا دشاہ کی مدح نہیں کی۔

دَرد نے تصوّف کے باریک نکات کو نہایت خوبی سے ادا کیا ہے۔ تشبیہات کے برکل اور نادر استعال نے اشعار کے مسن کو نکھار دیا ہے۔ عام طور پر چھوٹی بحروں میں ان کی غزلیس زیادہ رَواں اور پُر اثر ہوتی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے دیوان میں اچھے شعروں کی تعداد خاصی ہے۔ صوفیانہ رنگ کے ساتھ ساتھ دردے یہاں عشقیہ ثناعری کے بھی بہت اچھے نمونے ملتے ہیں۔